سرکاری رپورٹ

دسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

اجلاس منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۲/ صفرالمظفر ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	رخصت کی درخواستیں	۳
۳-	مشترکہ قرارداد نمبر ۴ (میر محمد اسلم بزنجو صاحب نے پیش کی)	۵
۴-	مشترکہ قرارداد نمبر ۶ (منجانب مولانا امیر زمان صاحب)	۲۰
۵-	وقفہ سوالات (سوال کنندہ اور متعلقہ وزیر کے ایوان میں نہ ہونے کی وجہ پر وقفہ سوالات موخر کر دیا گیا تھا)	

جلد دہم

شمارہ سوئم

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زھری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زھری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیوڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۲ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

بروز یک شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت دس بج کر پچاس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام و علیکم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ
نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا یَسْتَوِیْٓ
اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝
لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ
خَشْیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

ترجمہ : اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل یعنی فردائے قیامت کے لیے کیا سامان بھیجا ہے اور ہم پھر کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کردیا کہ خود اپنی تئیں بھول گئے ۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے تاکہ وہ غور کریں○

وما علینا الا بلاغ

جناب اسپیکر سوال نمبر ۵۶۲ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر محنت و افرادی قوت) جناب اسپیکر۔ وزیر تعلیم صاحب اپنے چیمبر میں تشریف رکھتے ہیں میری گزارش ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے وقفہ سوالات کو ملتوی رکھیں جب تک قرار دادیں پیش کریں۔

جناب اسپیکر رخصت کی اگر کوئی درخواست ہو تو سکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

محمد حسن شاہ (سکریٹری اسمبلی) سردار ثناء اللہ زہری نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں خضدار گئے ہوئے ہیں لہٰذا ۲ اگست کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب ایک ضروری میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں ان کی درخواست ہے کہ انہیں ۲ اگست ۹۲ تا ۸ اگست ۹۲ رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی حاجی نور محمد صراف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ کیو ڈی اے کی گورننگ باڈی کے اجلاس کی وجہ سے وہ آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں لہٰذا ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی سردار میر چاکر خان ڈومکی کی درخواست ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر وہ ۲ تا ۶ اگست ۱۹۹۲ء اسمبلی اجلاسوں میں شریک نہیں ہو سکتے لہٰذا ان ایام کی رخصت ان کو دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر تحریک استحقاق نمبر ۲۔ چونکہ محرک ڈاکٹر کلیم اللہ ایوان میں نہیں ہیں لہٰذا یہ پیش نہیں

کی جاسکتی۔ قانون کا مسودہ وزیر داخلہ و قبائلی امور نے پیش کرنا تھا چونکہ وہ بھی موجود نہیں ہیں کیا ان کی طرف سے کوئی اور وزیر صاحب یہ مسودہ ایوان میں پیش کرنا چاہیں گے؟

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر اس طرف سے تو کوئی ہمت نہیں کر رہا ہے۔ اٹھو بھائی کچھ تو بتاؤ۔

جناب اسپیکر اس مسودہ قانون کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

میر ہمایوں خان مری جناب ڈیفر کیا جاتا ہے؟ وہاں سے کم از کم کوئی اٹھیں اور بتائیں تو سہی۔ کم از کم بات تو کریں۔

جناب اسپیکر اس سلسلے میں کوئی کوارڈینیشن ہونی چاہیے۔ تاکہ کسی کے بیہاف (Behalf) پر مسودہ تو پیش کر سکیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب۔ اتنی تیزی آپ بھی کر رہے ہیں اگر ہم یہاں سے اٹھ جائیں تو کورم بھی ٹوٹ جائے گا۔ لا اینڈ پارلیمینٹری افیئرز کے منسٹر بھی نہیں ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا میں میر ہمایوں خان مری صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں آپ کی بار بار تنبیہہ کے باوجود وزرائے کرام کی فوج ظفر موج میں سے اب صرف آٹھ وزرائے کرام یہاں تشریف رکھتے ہیں باقی کہاں گئے؟ ہمیں ذرا پتہ تو چلے۔ میرے خیال میں اسمبلی کی کارروائی تمام کارروائیوں سے متبرک اور مقدس ہے اس وقت بلوچستان کے عوام کی نظریں صوبے کے عوام کی نظریں اس طرف ہیں جبکہ صرف آٹھ وزرائے کرام تشریف فرما ہیں باقی ندارد۔ کجاشد؟ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کجاشد؟

جناب اسپیکر جب اصل سوال ہی نہیں تو ضمنی کیا ہوگا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی آپ کی بار بار تنبیہہ کے باوجود یہ حالت ہے۔

جناب اسپیکر آپ سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ وزرائے کرام کو اجلاس میں یقیناً" آنا چاہیے۔

میر ہمایوں خان مری آپ نے ہر بار اسمبلی میں اس بات کو کہا ہے۔ اپنے خود بیس دفعہ کہا ہے ان کو۔ یہ آپ کی بات بھی نہیں مان رہے ہیں۔ ہم اپوزیشن کے سب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ بار بار یہی کہتے ہیں کوئی وہاں یکشنبہ میں ہے کوئی دوشنبہ میں ہے وہ لوگ خود بھی شرما رہے ہیں یہ آپ ذرا دیکھیں۔ جناب اسپیکر۔ ہم نے جو کہا اس کے حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

جناب اسپیکر میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وزراء صاحب ان کو اسپیشلی (Specially)

اجلاس میں شامل ہونا چاہیے۔ اب مشترکہ قرارداد نمبر ۴ منجانب میر محمد اسلم بزنجو۔ مسٹر جعفر خان مندوخیل مولانا عبدالباری مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی اور میرباز محمد خان کھیتران ہے۔ میر محمد اسلم بزنجو صاحب قرارداد ایوان میں پیش کریں۔

میر محمد اسلم بزنجو جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ وفاقی حکومت کی متعدد بار یقین دہانیوں کے باوجود وفاقی اداروں میں بلوچستان کی ملازمتوں کو کوٹہ عملی طور بحال نہیں کیا گیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس رویہ کی وجہ سے ایک تو بلوچستان کے لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے دوسرے ہمارے ہاں احساس محرومی بھی پیدا ہو رہا ہے۔ روزگار کی فراہمی کے مواقع کا حصول ہمارے عوام کا ترجیحی حق ہے۔ لہٰذا ہم مشترکہ قرارداد ہذا کے ذریعہ فیڈرل گورنمنٹ اور متعلقہ اداروں سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں فوری عملی کارروائی کر کے بلوچستان کا فیڈرل گورنمنٹ میں ملازمتوں کا کوٹہ بحال کیا جائے۔

جناب اسپیکر مشترکہ قرارداد نمبر جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ وفاقی حکومت کی متعدد بار یقین دہانیوں کے باوجود وفاقی اداروں میں بلوچستان کی ملازمتوں کو کوٹہ عملی طور بحال نہیں کیا گیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس رویہ کی وجہ سے ایک تو بلوچستان کے لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے دوسرے ہمارے ہاں احساس محرومی بھی پیدا ہو رہا ہے۔ روزگار کی فراہمی کے مواقع کا حصول ہمارے عوام کا ترجیحی حق ہے۔ لہٰذا ہم مشترکہ قرارداد ہذا کے ذریعہ فیڈرل گورنمنٹ اور متعلقہ اداروں سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں فوری عملی کارروائی کر کے بلوچستان کا فیڈرل گورنمنٹ میں ملازمتوں کا کوٹہ بحال کیا جائے۔

جناب اسپیکر خان صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! چونکہ میں بھی اس قرارداد کا ایک پیش کنندہ ہوں یہ ایک اہم قرارداد ہے ملازمت تعلیم اور محنت کا ثمر ہے ہم بلوچستان کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو یہاں صوبوں کی طرف سے۔ ملازمتیں مہیا نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے فیڈرل حکومت نے صوبوں کے لیے ایک کوٹہ متعین کیا ہے بلوچستان کے لیے لگ بھگ پانچ فیصد کوٹہ رکھا ہے جہاں تک معلومات ہیں ہمیں اب تک یہ حق حاصل نہیں ہوا ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے جو انتخاب کا طریقہ رکھا ہے یہ انتہائی مشکل ہے یہ

طریقہ ایسا ہے کہ ہمارے نوجوان وہاں انٹرویو کے لیے نہیں جاسکتے ہیں جیسا کہ کچھ دنوں پہلے اخبار میں اشتہار آیا تھا کوئٹہ کے حوالے سے ٹی اینڈ ٹی ڈیپارٹمنٹ نے یہ اشتہار اخبار میں دیا تھا کہ درخواستیں اسلام آباد میں دیں جبکہ انٹرویو اور ٹیسٹ کراچی میں رکھا گیا تھا یہ مشکل طریقہ ہے غریب تعلیم یافتہ نوجوان پہلے تو درخواست دیں گے اسلام آباد میں پھر انٹرویو کے لیے کراچی جائیں گے پھر بھی پتا نہیں وہ ملے گا یا نہیں یعنی انہوں نے ایک مشکل طریقہ کار بنایا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ صوبہ سرحد کا جو کوٹہ ہے پنجاب کا جو کوٹہ ہے سندھ کا جو کوٹہ ہے ان کا انٹرویو وہ لیں گے صوبائی ہیڈ کوارٹر میں۔ فرنٹیئر کا انٹرویو لیں گے پشاور میں، سندھ کا لیں گے کراچی میں اور پنجاب کا لیں گے لاہور یا اسلام آباد میں۔ اسلام آباد تو ہے پنجاب یہاں ہمارے نوجوانوں میں احساس محرومی پیدا ہو گئی ہے۔ کچھ دن پہلے میں نے سنا اور اخبار میں پڑھا کہ ہمارے بلوچستان یونیورسٹی کے ایک نوجوان نے ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کرلی۔ یہاں پر حالات یہاں تک مایوسی کی حد تک پہنچ گئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس خودکشی میں وہ نوجوان خود سزاوار نہیں ہے اور اس خودکشی میں ہماری فیڈرل گورنمنٹ بھی شامل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمارا حق ہمیں نہیں دے رہا ہے لہٰذا وہ بھی اس خودکشی میں شریک ہے۔ اگر صوبائی حکومت نے یہ حق نہیں دلایا تو ہماری صوبائی حکومت بھی اس خودکشی میں برابر کی شریک ہے۔ مرکز والے مختلف بہانے بناتے ہیں۔ کچھ دن پہلے مرکزی دو وزراء صاحبان یہاں آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ علماء صاحبان بیٹھے ہیں۔ یہ کوٹہ کا سسٹم شریعت کے خلاف ہے۔ انہوں نے فیڈرل شریعت کورٹ کا حوالہ بھی دیا ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ایک دفعہ تو مرکز والوں نے کوٹہ کے حوالے سے ہمارا حق متعین کردیا اور پھر یہاں کوئٹہ میں آکر شریعت کے حوالے سے بات کررہے ہیں۔ بے شک ہم یہ بات جانتے ہیں کہ منصب اور ملازمت کا تعلق میرٹ سے ہے۔ جس طرح قرآن کریم کی ایک آیت بھی گواہ ہے کہ جب مرکز نے یہ ملازمتوں کا حق صوبوں کے لیے کوٹہ سسٹم پر رکھا ہے تو پھر کیوں وہ ہمارے صوبے کے بارے میں شریعت کے حوالے سے بات کررہے ہیں۔ اس کا معنی یہ ہیں کہ ہمارے بلوچستان کی جو ملازمتیں ہیں وہ اور صوبوں میں چلی جائیں۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بے انصافیاں جو ہمارے بلوچستان سے ہورہی ہیں۔ یہ کب تک چلیں گی۔ اس بات کا پس منظر مایوسی ہے اور مایوسی کا پس منظر وہ عدم استحکام اور عدم مرکزیت ہے۔ یہاں تو ہمارے ساتھ مختلف طریقوں سے بے انصافیاں ہورہی ہیں۔ گیس نکلتی ہے بلوچستان سے لیکن بلوچستان کا جو دارالخلافہ کوئٹہ ہے کے نزدیک ترین شہر اور کچلاک تک گیس نہیں پہنچائی اور پنجاب کی گلی گلی میں یہ گیس انہوں نے لگادی ہے۔ یہ بے انصافیاں مختلف طریقوں سے اور مختلف چیزوں میں ہورہی ہے۔ میں

ابھی سے کہتا ہوں کبھی شک ان مایوسیوں کا پس منظر لیکن مرکزی لیول پر اس کا پس منظر عدم استحکام ہے اور ایسی حکومت نہیں چلے گی اور ایسی حکومتیں کبھی اپنی پانچ سالہ مدت پوری نہیں کر سکتی ہیں۔ لہٰذا ہم اس ایوان کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارا حق ہمیں دے۔ اگر انہوں نے ہمارا حق نہیں دیا تو ہماری گورنمنٹ کی ذمے داری بنتی ہے کہ وہ زور بازو سے اپنا حق لے لے۔ پرائم منسٹر نے جو اسمبلی ممبران وہاں بلائے ہیں اور وہاں جو میٹنگ ہو رہی ہے ۹ تاریخ کو جب ہمارے ممبران اسمبلی وہاں جائیں گے تو وہ یہ مسئلہ ضرور اٹھائیں گے۔ بلوچستان کے لیے مشکل مسئلہ ملازمتوں کا ہے اور دوسرا مسئلہ اگرچہ قرارداد میں نہیں ہے اور ضمنی مسئلہ ہے گیس کا۔ تو یہ میری کچھ گزارشات تھیں۔

جناب اسپیکر جناب جعفر خان صاحب آپ نے بھی اگر اس قرارداد کے سلسلہ میں کچھ کہنا ہوں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب والا! قرارداد پیش کرنے والوں میں میرا بھی نام ہے اور میری پارٹی کا بھی یہی موقف ہے اور دوسری پارٹیوں کا جو مخلوط حکومت میں شامل ہیں۔ اس بارے میں ہمارا ابھی یہی موقف ہے۔ اس وقت سینٹرل گورنمنٹ نے ہمارا کوٹہ فکس کیا ہوا ہے جو کہ تقریباً" پانچ فیصد آبادی کے لحاظ سے لیکن بدقسمتی کی وجہ سے اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔ جس کے بارے میں ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو مختلف میٹنگز میں مختلف مواقع پر اور چیف منسٹر نے مشترکہ لیٹر میں یاددہانی کرائی ہے اور وہ لوگ اس بات پر زبانی طور پر تو متفق ہیں کہ ملازمتیں دیں گے اور یہ پرسنٹیج پوری کرکے دیں گے مگر عملی طور پر اس کی نفی ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے ہماری صوبائی حکومت سے یہ درخواست ہے کہ بلکہ صوبائی حکومت کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ درخواست ہے کہ ہمارا یہ کوٹہ پورا کیا جائے۔ اس میں چاہے پانچ فیصد حق بنتا ہو۔ یا سوا پانچ پرسنٹ بنتا ہو۔ وہ ہر حالت میں پورا کیا جائے۔

دوسری بات بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے یہاں تعلیمی ماحول بھی ویسا نہیں ہے جیسا کہ دوسرے صوبوں میں ہے۔ یہاں کے اسٹوڈنٹ اس معیار کے نہیں ہیں جو دوسرے صوبوں کے ہیں۔ لہٰذا ہماری گزارش ہے کہ کوالیفکیشن میں اور دوسرے جو انہوں نے میرٹس بنائے ہوئے ہیں۔ بلوچستان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان میں کمی کی جائے۔ جیسا کہ پہلے کی جاتی تھی۔

ابھی جو طریق کار رکھا گیا ہے اس سے تو یہ نظر آتا ہے کہ ہمارا کوٹہ اگر پر کیا جائے گا تو وہ لوگ پر کریں گے جو پنجاب میں پڑھتے ہیں سندھ میں پڑھتے ہیں یا فرنٹیئر میں پڑھتے ہیں یا جن کے والدین یہاں چار پانچ سال ملازمت

کر کے واپس چلے گئے ہیں اور ڈومسائل بنا کر واپس چلے گئے ہیں ان ڈومسائل سے یہ کوٹہ پر ہو جائے گا جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے اس وقت میری صوبائی حکومت کی توسط سے وفاقی حکومت سے ریکویسٹ ہوگی کہ بھائی جو بلوچستان کے حقیقی معنوں میں باشندے ہیں یا جو رہتے ہیں یا جو یہاں آباد ہیں جو لوکل ہیں ڈومسائل ہیں جو بلوچستان میں اب بھی رہتے ہیں ان سے یہ آسامیاں پر کی جائیں۔ یہاں جو ڈی ایم جی گروپ کے یا دوسرے سی ایس ایس آفسر آکر ڈومسائل بنا لیتے ہیں اور وہ بلوچستان کی پسماندگی کا فائدہ لیتے ہیں ان سے یہ کوٹہ فل (Fill) کیا جاتا ہے۔ میری وفاقی حکومت سے یہ درخواست ہے کہ جو بھی ۵.۴ فی صد کوٹہ ہے بنتا ہے اگر کوالیفکیشن کے معیار میں تھوڑی سے ریلیکسیشن بھی کرنے پڑے تو کی جائے۔ یہ ہمارا تعلیمی ماحول دیکھتے ہوئے کی جائے۔ کیونکہ یہاں پر ایسے تعلیمی ادارے نہیں ہیں جو پنجاب میں ہیں سندھ میں ہیں یا فرنٹیئر میں ہیں قیام پاکستان سے پہلے وہاں اچھے ادارے موجود تھے آج وہ اتنے ایڈوانس ہیں اگر ہم ان کے مقابلے میں آبھی جائیں تو ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اور ہمارے لیے مقابلے کی مشکل ہوگی یہ رولز تھوڑے ریلیکس (Relax) کیے جائیں اور ہمارے لوگوں کا مقابلہ بلوچستان کے اندر ہی کرایا جائے نہ ان لوگوں کے ساتھ جو ہم سے تعلیمی ماحول میں بہت آگے ہیں ان کو تو سہولیات میسر ہیں۔ یہ میری وفاقی حکومت سے ریکویسٹ ہے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر عبدالحمید خان اچکزئی۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑا باعث ندامت ہے۔ کیونکہ آج تک اس کا فیصلہ نہیں ہو سکا ہے اور میرے خیال میں یہ مسئلہ قراردادوں' درخواستوں اور ان باتوں سے حل ہوتا نظر نہیں آتا ہے ہم بہت عرصے سے اس ایوان میں یہ قراردادیں پاس کرتے ہیں مگر اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج تک تو اس بات کا بھی تعین نہیں ہو سکا ہے کہ ہمارا کوٹہ کتنا ہے اور نہ ہی کسی محکمہ نے آج تک کوئی اطلاع دی ہے کہ اتنی ملازمتیں آپ کی اس محکمہ میں ہیں اور اتنا کوٹہ ہے یا اتنا کوٹہ آپ کو ملے گا یہ سوال اٹھانا کہ کوٹہ کس طرح سے فل (Fill) کیا جائے گا یہ تو بعد کی بات ہے اس میں کیا دھاندلی ہوتی ہے اس کے لیے کیا طریق کار ہونا چاہیے پہلے تو یہ سوچنا چاہیے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ہمارا کوٹہ کتنا تسلیم کیا ہے اور وفاقی اداروں میں کل کتنا کوٹہ بنتا ہے ہم نے اس ایوان میں کئی بار درخواستیں دی ہیں قراردادیں پاس ہوئی ہیں یہ بھی قرارداد پاس ہو جائے گی مگر اس کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلے گا میں مولوی صاحب کی اس بات کی پوری تائید اور حمایت کرتا ہوں کہ بلوچستان کی حکومت کو کسی طریقے سے یہ کوٹہ لینا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوٹہ ایسی

درخواستوں سے اور ایسی باتوں سے پورا نہیں ہوتا ہے اور ایسی قراردادوں سے ہمیں کوٹہ نہ کبھی ملا ہے اور نہ کبھی ملے گا اس کے لیے ہمیں کوئی لائحہ عمل کوئی طریق کار سوچنا پڑے گا کہ ہم یہ کوٹہ کیسے لے لیں۔ یہ بات بھی بڑا وزن رکھتی ہے کہ اس کے لیے مستقل بنیادوں پر کوئی پروگرام بنایا جائے اور ہمارے اسمبلی کے تمام ممبران وزیراعظم پاکستان سے مل رہے ہیں تو اس ملاقات میں یہ سوال پر زور طریقے سے اٹھایا جائے اور وزیراعظم صاحب کو کہا جائے کہ ہمارے ساتھ بالکل ناانصافی ہو رہی ہے یہ آخر کب تک؟ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے ہمارے نوجوانوں کے مستقبل کے لیے ہمارے لوگوں کے روزگار کے لیے اور تمام بلوچستان کے لیے مجموعی طور پر بڑی اہمیت کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کو اسلام آباد میں وزیراعظم کے سامنے زوردار طریقے سے اٹھانا چاہیے میں اس کے حق میں ہوں میں اپنی بات، پھر دہراتا ہوں کہ یہ مسئلہ صرف قراردادوں سے حل نہیں ہوگا اس مسئلہ کو زوردار طریقے سے وفاقی حکومت کے سامنے رکھنا ہوگا کہ وہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے سوچے اور جب سے یہ حکومت وجود میں آئی ہے یہ مسئلہ کافی دیر سے چل رہا ہے مگر اس کا نتیجہ ابھی تک نہیں نکلا ہے ہمیں اس بات کو کسی نتیجہ تک پہنچانے کے لیے ایک خاص طریق کار اختیار کرنا پڑے گا اور اس کے لیے سوچنا ہوگا کہ ہمیں یہ حق بلوچستان کے لوگوں کے یہ حق کیسے حاصل کر سکیں گے میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل بنائے اور قدم اٹھائے۔

جناب اسپیکر میرباز خان کھیتران۔

میرباز محمد خان کھیتران جناب والا اس سے پہلے اس قرارداد پر بہت سے ممبران بول چکے ہیں اور یہ مسئلہ تو اپوزیشن کا ہے پتا نہیں حکومتی بنچز نے اس کو کیوں اٹھایا ہے یہ حق تو قومی اسمبلی کے ممبران اور سینٹ کے ممبران کا بنتا ہے جو وہاں مرکز میں اسلام آباد میں بیٹھے ہیں وہ اس مسئلے کو اٹھائیں یہ مسئلہ پہلے بھی اس ایوان میں اٹھایا گیا ہے اور اس سے متعلق قرارداد بھی پاس ہو چکی ہے مگر اس پر عمل نہیں ہوتا ہے اور پچھلی دفعہ ہم لوگوں نے اپنی بجٹ تقاریر میں بھی کہا ہے میری گزارش یہ ہے کہ جب جناب جمالی صاحب غیر معینہ مدت کے لیے اسلام آباد چلے جاتے ہیں اگر وہ وہاں ایک آدھ دن اس کام کے لیے نکال لیں۔ وہ سروسز کے بارے میں صحیح طریقے سے بات سن لے۔ ابھی جو ممبران صوبائی اسمبلی کو وزیراعظم صاحب کی ملاقات کے لیے بلایا جارہا ہے اس کے لیے جو ممبران بھی جائیں وہ وہاں یہ بات کریں یا نہ کریں یہ تو ان کی مرضی ہے اور جس شو کے لیے ان کو وہاں بلایا جارہا ہے اس کو تو سب کو پتا ہے ویسے ہم نے پچھلی دفعہ بھی یہاں اس ایوان میں کہا تھا کہ ہماری حکومت کے

دوران جو کسٹم کے کلرک یا نیشنل بینک میں چپراسی بھرتی ہوئے تھے وہ بھی نکال دیے گئے ہیں وہ حکومت تبدیل ہونے سے نکال دیے گئے ہیں مجھے امید ہے اس قرارداد سے فیڈرل حکومت پر کوئی اثر پڑے گا اور اس صوبہ سے لوگ بھرتی کیے جائیں گے میں اس قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں اور ہم سب لوگ چاہتے ہیں کہ یہاں کے بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار ملے اور میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو عملی طور پر پیش کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر مسٹر ارجن داس بگٹی

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب والا یہ قرارداد تو ہماری حکومتی ارکان کی طرف سے آئی ہے ہم یقیناً" حق اور صداقت کی بات پر ان کا ساتھ دیتے ہوئے اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اور برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اس حکومتی پارٹی نے اپوزیشن کا بھی کردار ادا کیا ہے اور یقیناً" ہم اس بات پر جناب مولانا عبدالباری صاحب اور جعفرخان مندوخیل وزیر تعلیم کی حمایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے ایک حقیقت کو تو تسلیم کرلیا ہے اور جب یہ حکومت بنی تھی تو میرے خیال میں پہلے ہی اجلاس میں ہم نے ایک قرارداد پیش کی تھی کہ بلوچستان کے پڑھے لکھے غیور نوجوان کے لیے روزگار کا مسئلہ حل کیا جائے اور اس قرارداد کو منظور کیا جائے اور یہ قرارداد پاکستان کی واحد جمہوری وطن پارٹی جو پاکستان کی واحد بڑی اپوزیشن پارٹی ہے اور اس کی طرف سے یہ قرارداد منظور کی جناب میں اس قرارداد کے ہی حوالے سے ہی کہہ رہا ہوں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر لیبر) جناب والا ارجن داس صاحب اپنی تقریر میں بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کی واحد جمہوری وطن پارٹی۔ پاکستان میں اور بھی تو اپوزیشن پارٹیاں ہیں پاکستان پیپلز پارٹی سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر! میں وزیر لیبر سے کہوں گا کہ یہ قرارداد سے ہٹ کر بات ہے اور دخل در معقولات ہے جناب ہمارے سینئر حضرات بھی ہیں۔

میرباز خان کھیتران جناب اسپیکر ارجن داس صاحب کو پاکستان سے ہٹ کر بلوچستان کی طرف آجانا چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر! میرے خیال میں ارجن داس صاحب کو اپوزیشن سے ہٹ کر اپنی بات پر آجانا چاہیے اور دوسروں کی بات وہ کیوں کرتے ہیں اپوزیشن کا ٹھیکہ تو صرف ارجن داس صاحب نے نہیں

اٹھایا ہے اس میں ہمارا بھی اور تمام اپوزیشن کا اپنا ایک رول رہا ہے ایک چیز میں وضاحت کردوں کہ یہاں جمہوری وطن پارٹی کا اپنا کردار رہا ہے یہ دوسری اپوزیشن پارٹی بی این ایم ہے دوسری پارٹیاں ہیں ان کا اپنا انداز ہے ہماری وہ تشریح کیوں کرتے ہیں اور ہمیں وہ کیوں ٹریژری بینچز کی طرف دھکیل رہے ہیں وہ اپنی بات کریں۔

ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر ڈاکٹر مالک صاحب کا بڑے صدق دل سے احترام کرتا ہوں میں عرض کررہا تھا کہ جناب قرارداد اور اس کا متن یقیناً" بلوچستان کے عوام کی ترجمانی کرتا ہے ہم اس قرارداد کی بھرپور تائید کرنے سے پہلے اس مقدس ایوان کے فلور پر اپنے اس بات کی بھی یاد دلانا چاہتے ہیں کہ ایک قرارداد اس متن اور اس موضوع پر ہم نے بھی پیش کی تھی جو شاید صرف اپوزیشن کی طرف سے پیش ہونے کی وجہ سے منظور نہیں کی گئی تھی یا تو اگر منظور کی گئی تھی تو مجھے یاد نہیں پڑتا ہے اس پر کوئی توجہ آج تک نہیں ہوسکی خدا کرے یہ قرارداد جو حکومت کی ٹریژری بینچز کے ممبران کی طرف سے پیش کی گئی ہے اور جو کچھ حضرت مولانا باری صاحب نے فرمایا ہے اس کی ایک لفظ کی ہم تائید کرتے ہیں کیونکہ یہ واضح امر ہے کہ جب تک بلوچستان کا ایک پڑھا لکھا آدمی بھی بے روزگار ہے تو کم سے کم میری نظر میں ہمارا حق ہے۔ نمائندگی مکمل نہیں ہوسکتا اور یہ ادھورا ہی رہے گا میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر موجودہ حکومت نے بے روزگاری دور کی ہے تو وہ صرف ایم پی ایز حضرات کی جناب اسپیکر صاحب ایم پی ایز حضرات کو حلف وزارت اس بات پر ہم اس حکومت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اس سے ہٹ کر۔

جناب اسپیکر ارجن داس صاحب آپ موضوع سے ہٹ رہے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میں اس قرارداد کے حوالے سے بات کررہا ہوں کہ خدا کرے اس کے بعد اس قرارداد پر عمل ہو۔ میں تو یہ عرض کروں گا کہ وہ والدین جو اپنے بچوں کو تکالیف بسیار کے بعد پڑھاتے ہیں اور پڑھا لکھا کر ان کو کسی درجہ تک پہنچاتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب ہم اچھی طرح ان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ جانتے ہیں کہ اگر ان کو ہم روزگار مہیا نہ کرسکے تو کسی حد تک یہ تکلیف دہ امر ہے کسی حد تک یہ دکھ کی بات ہے کہ جب تک اس وقت جناب اسپیکر میں پھر عرض کروں گا کہ ہم عوام کے مینڈیٹ اور ووٹوں سے منتخب ہوکر اس مقدس ایوان تک پہنچتے ہیں ہمارے فرائض میں سے سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کو کم از کم روزگار تو مہیا کرسکیں۔ ان کو دو وقت کا کھانا تو مہیا کرسکیں ان کی اشک شوئی تو کرسکیں ان کی تکالیف کو دور کرسکیں لیکن افسوس کہ آج تک جیسا کہ خان صاحب نے فرمایا ہے کہ قراردادیں تو پاس ہوتی

ہیں لیکن ان پر عمل ندارد۔ خدارا ہم تو حکومتی بینچز کی اور چند ایک حکومت کے بینچز کے حضرات اکثر منسٹرصاحبان تو موجود نہیں ہیں لیکن جو تشریف رکھتے ہیں ہم آپ کی توسط سے گزارش کرتے ہیں کہ خدا کے لیے آپ صرف قراردادوں کو اسمبلی میں نہ لائیں لیکن اس وقت ویسے تو اخباروں میں ہم پڑھتے آرہے ہیں کہ وفاقی حکومت اپنی پوری پوری معاونت اس صوبائی حکومت کو پہنچارہی ہے تو جناب اسپیکر صاحب تمام منسٹرحضرات اور اس حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس صوبہ کے غریب عوام کا عملی طور پر پرسان حال بنیں صرف قراردادوں تک یہ بات محدود نہ رہے جو بھی ان کا حق ہے اگراس حق میں سے پچاس فی صد یا پچیس فی صد ان کا آپ حق دلاسکتے ہیں تو ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور آپ کی اس قرارداد کی حمایت بھی کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر جی ڈاکٹرمالک صاحب

ڈاکٹرعبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر جیسا کہ دوستوں نے کہا کہ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ قراردادیں آچکی ہیں اور اس پر کافی غور و خوض ہوا ہے اور باقاعدہ طور پر حکومت کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ اس قرارداد پر جاکر وفاقی حکومت سے بات چیت کریں اور عملی صورت میں لائیں لیکن بد قسمتی سے جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا میں تو سمجھتا ہوں کہ جہاں پر حکمران اپنی مفادات کی خاطر آئین کی بھی وائیولیشن (Violation) کریں تو کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کلیئر کٹ (Clear Cut) ہے بلوچستان کے عوام کے ساتھ شروع سے ہی یہ مسئلہ چلا آرہا ہے کہ ان کے رائٹس (Rights) کے سروسز (Services) میں تعین کیا گیا ہے کہ پانچ اعشاریہ پہلے چار اعشاریہ تین تھا یا تین اعشاریہ چار تھا۔ اب پانچ اعشاریہ چار کے حوالے سے وفاقی حکومت کی چالیس منسٹریز اور ایٹانومس باڈی (Automouos Body) ۴۳ میں ایک رف (Ruogh) اندازے کے مطابق جو ہم نے کیلکولیٹ (Calculate) کیا ہے ستر ہزار بلوچستان کے حصہ بنتے ہیں نوکریاں بنتی ہیں آرمی سے لے کر دوسرے ایٹانومس اور وفاقی منسٹریز میں لیکن آج تک اس پر نہ کسی حکومت نے سنجیدگی سے غور کیا ہے اور وفاقی حکومت کو تو ویسے بھی دینا نہیں ہے اگر ستر ہزار کو چھوڑ دیں اور ہمیں صرف پانچ ہزار نوکریاں بھی دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی یہ صورتحال نہیں رہے گی مجموعی طور پر جو بھی آئے گی سب سے زیادہ اس کی کنسنٹریشن (Concentration) درخواستوں پر دستخط کرنے پر ہے اس کو پتا ہے کہ نوکریاں نہیں ہیں لیکن وہ دستخط کر کے دیتا ہے لوگوں کی ایک بھیڑ لگی ہوئی ہے یہ چونکہ ایک اہم مسئلہ ہے اس کو کسی بھی طور پر بلوچستان کی حکومت کے جو ٹریژری بینچز ہیں ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کو مثبت انداز میں

ڈیل (Deal) کریں اور ان کو لے جائیں۔ تاکہ وہاں وفاقی حکومت کے ساتھ اسے حل کرنے کی کوشش کی جائے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی حمایت کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب میں ایک بات کی اس فلور پر وضاحت کروں کہ یہاں پر بار بار کچھ ایسی چیزیں آتی ہیں یقیناً" ہر پارٹی کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنے حوالے ہی سے پرابلمز (Problems) کو ڈیٹرمائن (Determine) کریں اور اس کو ایکسپلائٹ کریں پولیٹیکلی (Politically) اور لوگوں کو یہ دکھانے کی کوشش کریں کہ جی ہم سب کچھ کر رہے ہیں یہ ان کا حق ہے لیکن شروع دن سے ہمارا ایک موقف رہی ہے خاص طور پر موجودہ حکومت کے بارے میں ہماری پارٹی نے شروع ہی سے فیصلہ کیا تھا کہ ہم اس دفعہ حکومت میں شامل نہیں ہوں گے یہ ہمارا اصولی موقف تھا اس کی بہت سی وجوہات تھیں جناب اسپیکر صاحب میں اس کی تھوڑی سی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بار بار دھرایا جاتا ہے لوگوں کی سیاسی کردار کا تعین ہونا چاہیے پارٹی کے حوالے سے فرد کے حوالے سے تو یہاں پر جب جمالی صاحب کی حکومت بن گئی تھی تو وہاں ہماری کوئی ایکٹو رول (ActiveRole) نہیں تھا ہم نے اس کو ووٹ نہیں دیا' ہم نے اس کو ووٹ نہیں دیا اس وقت ہماری اور جے ڈبلیو پی کے درمیان کوئی ایسی سیاسی ہم آہنگی نہیں تھی اس لیے ہم نے اس کو بھی ووٹ نہیں دیا۔ پارلیمنٹری پریکٹس میں کئی دفعہ پارٹی (Alliance) کرتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمالی صاحب کی جو گورنمنٹ بن رہی ہے یا رن کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ اب تک اکثریت ہے۔ بی این ایم کو چھوڑ کر۔

سردار محمد طاہر خان لونی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

جناب اسپیکر جی۔

سردار محمد طاہر خان لونی جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب کس موضوع پر بات کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب میں ایک پوائنٹ کو وضاحت کر رہا ہوں۔

سردار محمد طاہر خان لونی جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس پر بات کریں جمالی صاحب کو کیا کرنا ہے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں اس کی مختصر وضاحت کر رہا ہوں اور سردار صاحب کی انفارمیشن کے لیے عرض کر رہا ہوں۔ کہ یہاں پر ہمارا جو رول رہا ہے آپ سے ہٹ کے۔ ہم نے ہر وقت یہ کوشش کی کہ جو مثبت چیز ہے وہ چاہے آپ کی ہے یا ٹریژی بینچز کی جانب سے مجموعی مفادات کے حوالے سے جیسے کہ یہ قرارداد ہے۔ اس کو ہم بھی سپورٹ کر رہے ہیں اور آپ بھی سپورٹ کر رہے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ

ہر چیز کے لیے ہر پارٹی کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے۔ کیونکہ بلوچستان میں مشترکہ اپوزیشن نہیں اور مرکز میں بھی نہیں۔ آپ وہاں پیپلزپارٹی کے ساتھ نہیں بیٹھ رہے ہیں۔ چاہے سینٹ ہو یا نیشنل اسمبلی اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہاں آپ کی پارٹی اپوزیشن کا کردار ادا نہیں کر رہی ہے اور آج بھی میں یہ کہتا ہوں اس فلور پر کہ اس ملک میں سب سے باعمل رول اپوزیشن کا ہے وہ پیپلزپارٹی کا ہے اور مجموعی طور پر وہی ادا کر رہا ہے اور ہم کیوں یہ کہیں کہ صرف اپوزیشن کا رول ہم ادا کر رہے ہیں۔ میں مختصراً" یہ کہوں گا کہ ارجن داس صاحب کی آئندہ کوشش ہو کہ وہ ہمیں ساتھ جوڑ کر آگے جائیں گے۔ شکریہ۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر جو قرارداد آج ہم نے پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ جس طرح حمید خان صاحب نے فرمایا کہ اس طرح کی قراردادیں اسمبلی میں بہت پیش ہوئیں اور اسمبلی سے پاس بھی ہوئیں لیکن ان پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس کو عملی جامہ پہنانے کا وقت بھی آپہنچا ہے۔ کیونکہ وزیر اعظم صاحب نے اسمبلی کے تمام ممبران کو دعوت دے رہے ہیں' میں اپوزیشن کے ساتھیوں کو اور پورے اسمبلی کے ممبران سے یہ عرض کروں گا کہ وہ ۸ اگست کو اسلام آباد پہنچ جائیں جب ہم وزیر اعظم سے ملیں گے اور ہماری ایک ہی بات ہو اور وہ صرف اور صرف ملازمتوں کے کوٹے پر عمل درآمد کرنا۔ اگر وزیر اعظم نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تو ہم وہاں آپس میں بیٹھ کر میٹنگ کریں گے۔ نیشنل اسمبلی کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ ہم کوئی نہ کوئی لائحہ عمل بنائیں گے۔ اس دفعہ جب ہم اسلام آباد سے لوٹ کر آئیں گے تو کم از کم کچھ لے کر آئیں گے۔ ورنہ نہیں۔ اپوزیشن ہم پر الزام لگاتی ہے کہ سرکاری بینچز پر لوگ بیٹھ کر کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ نمبر بڑھانے کے لیے قرارداد پیش کر رہے ہیں تو آج ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ اسلام آباد چلیں جو لائحہ عمل وہاں طے ہو گا انشاء اللہ وہ ہمیں سب سے آگے پائیں گے۔ یہی میری گزارش ہے اور تمام لوگوں سے یہی توقع ہے کہ وہ سب جمع ہو کر اس دفعہ بلوچستان کے بے روزگاروں کے لیے کچھ حاصل کر کے آئیں گے۔

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر جیسا کہ ہمارے دوستوں نے اس قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قرارداد جو ٹریژی بینچز والوں نے پیش کی ہے۔ میں حقیقت پسندی سے یہ کہتا ہوں کہ ان کی...........

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب اسپیکر جی۔

جعفرخان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر معزز رکن نے ہمارا استحقاق مجروح کیا ہے۔

جناب اسپیکر غیرپارلیمانی الفاظ اسمبلی کی کارروائی سے خذف کیے جاتے ہیں۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صرف لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے اسمبلی فلور پر قرارداد پیش کرتے ہیں اسمبلی ٹریژی بینچز اور اپوزیشن کی مشترکہ ہوتی ہے اور کیبنٹ کا اپنا ایک وجود ہے اس کی اپنی حیثیت ہے۔ اگر وہ اس چیز کو عوام کے سامنے دکھلانے کی کوشش نہیں کرتے میرے خیال میں وہ آسانی سے اس مسئلے کو کیبنٹ میں اٹھاتے۔

مسٹر جعفرخان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر آپ گواہ ہیں کہ ہم نے کیبنٹ میں کہیں مرتبہ اس چیز کو اٹھا چکے ہیں۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر پھر اس کو اسمبلی میں پیش کرنے کی کیا ضرورت۔ آپ حضرات وہاں اس پر عمل در آمد کرتے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر قرارداد اس لیے پیش کی کہ آپ ہمارے ساتھ اسلام آباد چلیں اس پر عمل در آمد کرنے کا وقت آگیا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میں ایک بات کی وضاحت لیبر منسٹر سے چاہتا ہوں کہ یہ دعوت ہمیں لیبر منسٹر کی جانب سے مل رہی ہے یا وزیراعظم صاحب کی طرف سے اگر لیبر منسٹر دعوت دی ہے تو پھر سفر خرچہ بھی وہ برداشت کریں گے۔

جناب اسپیکر غیر متعلقہ گفتگو میں اسمبلی کا وقت ضائع نہ کریں۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب والا میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ریاست کی سب سے بڑی ذمے داری یہ ہے کہ وہ اپنے عوام کی خوشحالی کے لیے خواہ وہ خوش حالی معاشی یا سماجی ان مسئلوں کو حل کرنے کے لیے جو بھی ٹھوس اقدام ہو اس پر عمل در آمد کریں اگر آپ لوگ اس آرڈر کو پڑھ لیں جو ہمارے صدر پاکستان غلام اسحاق خان صاحب نے اسمبلی توڑدی تھی۔ اس میں ایک آرٹیکل یا پیراگراف یہ ہے کہ محترمہ بے نظیر کی حکومت نے خاص کر بلوچستان کی ملازمتوں کو جو کوٹہ بنتی ہے اس کو وائلیٹ (Violet) کیا ہے جو بلوچستان کے عوام کے ساتھ ایک ظلم اور ناانصافی ہے ہم کہتے ہیں کہ آیا نواز شریف کی حکومت اس سلسلے میں کس حد تک انصاف

کر رہی ہے ہمارے ساتھ۔ جناب میں چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ سیندک پراجیکٹ میں چوہدری صاحب نے یہاں کے آفیسران کو خبردار کیا ہے کہ آپ لوگوں نے اگر یہاں کے مقامی افراد کو بھرتی کیا تو آپ لوگوں سے یہ کرسی چھین لی جائے گی۔ میں اسحاق خان صاحب سے کہتا ہوں کہ اگر صدر اسحاق خان نیک نیت تھا اسمبلی توڑنے میں۔ کیا اب نواز شریف صاحب ہمارے ساتھ ایمان داری کے ساتھ سلوک کر رہا ہے۔ مرکز میں کتنے فیڈرل یونٹس ہیں چاہے ملٹری ہو، نیوی ہو، پی آئی اے یا دوسرے مختلف قسم کے ادارے میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ سال میں ہمارے پچاس آدمی بھی نہیں بھرتی کرتے۔ اس سلسلے میں یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کی ذمے داری ہوتی ہے کہ وہ ان مسئلوں پر سنجیدگی سے موچیں۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ جو تعمیری کام ہوگا مجموعی مفاد کے لیے ہم ان کے شانہ بشانہ ہوں گے لیکن اگر وہ اس نیت سے اسلام آباد جا رہے ہیں محض مرکزی حکومت چاپلوسی کریں کہ وہ اسمبلی نہ توڑیں۔ میں کہتا ہوں اگر وہ وزیر اعظم کی دعوت پر اسلام آباد جا رہے ہیں تو کم از کم ہمارا موقف لے جائیں........

جناب اسپیکر میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بحث ہوگئی۔ اب رائے شماری ہونی چاہیے اس قرارداد پر۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر جی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر عرض یہ ہے کہ آج کا دن قرارداد پیش کرنے کے لیے نہیں جبکہ اسمبلی کی قواعد وضوابط کے تحت قراردادوں کا دن جمعرات ہوتا ہے لیکن اب معلوم نہیں کہ آج نے اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں کوئی ترمیم کی۔

جناب اسپیکر سرور خان صاحب آپ نے شاید رولز نہیں پڑھے۔ یہ جو قرارداد ہے۔ کچکول صاحب نے پیش نہیں کی ہے۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب یہ آپ لوگوں نے پیش کی ہے ہم تو صبح سے چلا رہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے تحت آج پرائیویٹ دن نہیں کہ قرارداد پیش ہو۔

جناب اسپیکر سرور خان صاحب آپ نے کارروائی نہیں دیکھی یہ قرارداد آپ کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں آپ سے اس بارے میں رولنگ چاہتا ہوں کہ کیا یہ قراردادیں پرائیویٹ ڈے میں پیش ہو سکتی ہیں؟

جناب اسپیکر سرور خان صاحب یہ پرائیویٹ بزنس ڈے نہیں ہے بلکہ آج کا گورنمنٹ بزنس ڈے کا حصہ ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ اس سیشن میں بل بھی پیش ہے اور آپ قراردادیں بھی پیش کرتے ہیں تو کیا آپ نے یہ سارے گڈوڈ کردیے ہیں اور اسمبلی میں جس دن بل پیش ہوتا ہے اس دن پرائیویٹ ڈے نہیں ہوتا وہ سرکاری ڈے ہوتا ہے اور جبکہ قراردادوں کے لیے پرائیویٹ دن جمعرات کا دن اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں لکھا گیا ہے لہٰذا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ہمیں یہ رولنگ دیں کہ قرارداد کسی بھی دن پیش ہو سکتی ہے۔

جناب اسپیکر جی میں آپ کو سمجھاتا ہوں اس میں جو قرارداد ہے دو قسم کی ہیں ایک گورنمنٹ بزنس مین جو آتی ہے وزراء حضرات یا سرکاری بینچز کے جو ممبران حضرات ہیں وہ پیش کریں ایک ہوتے ہیں پرائیویٹ ڈیز پرائیوٹ دے ان معزز اراکین کے لیے ہیں جو گورنمنٹ میں نہیں ہے اب آج کا دن جو ہے یہ گورنمنٹ بزنس ڈے ہے گورنمنٹ کی جو یہ قرارداد ہے یہ گورنمنٹ بزنس ڈے کا حصہ ہے ان کی طرف سے یہ پیش ہوئی ہے اور یہ پیش ہو سکتے ہیں (مداخلت) اور قرارداد گورنمنٹ کی طرف سے کسی بھی دن پیش ہو سکتی ہے اور گورنمنٹ بزنس ڈے میں کسی بھی دن آسکتا ہے۔

میر ہمایوں خان مری جناب ایک چیز اور بھی کلیئر کروں آپ کہتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کی طرف سے آئی ہے نہیں یہ اپوزیشن کی طرف سے بھی ہے اچکزئی صاحب نے بھی یہ پیش کیا ہے یہ آپ نے خود کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی طرف سے ہیں میرے خیال میں اچکزئی صاحب اس قرارداد کا حصہ ہے (I think so he is not Govt) باز محمد کھیتران کا بھی ہے آپ مجھے سمجھائے کہ آپ بحیثیت اسپیکر فلور آف ہاؤس کہتے ہیں کہ گورنمنٹ یہ پیش کررہا ہے۔

جناب اسپیکر میر اسلم بزنجو صاحب ہے جعفر مندوخیل صاحب ہے مولانا باری صاحب ہیں یہ گورنمنٹ کے وزراء صاحبان ہیں اور جو حمید اچکزئی صاحب اور میرباز کھیتران صاحب ہے یہ گورنمنٹ کے پارلیمانی گروپ کے ارکان ہیں اپوزیشن کے ارکان نہیں ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر)

A Minister who wishes to move.

103 (1) A private Member who wishes to move a resolution shall give seven clear days' notice of his intention to do so and shall submit together with the notice, a copy of the resolution which he intends to move.

جناب اسپیکر

Mr. Speaker

A private member who wishes to move a resolution shall give seven clear days' notice of his intention to do so and shall submit together with the notice, a copy.

صرف یہ ہے کہ پرائیویٹ ممبر نوٹس اگر تحریک پیش کرنا چاہتے تو اس کا پروسیجر بتایا گیا اور کوئی آپ بتائیں اس میں اس بات کا نہیں ہے کہ یہ اس تاریخ کو پیش ہوگا۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ سرور خان صاحب میرے خیال میں چھوڑ دیں اس کو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر)

Malik Mohd. Sarwar Khan Kakar. A minister who wishes to move a resolution shall give three clear days' notice of his intention to do so and shall submit together with the notice a copy.

Mr. Speaker: جناب اسپیکر

Kindly try to understand that here word of private member has been used. No he can say.

It is only procedure for submission of resolution.

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ سر اس میں کچھ ایشوز ہیں یہاں میں اسے البوریٹ (Eleborate) کروں گا اس کے علاوہ ہم بے زار ہیں کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمتوں کو حاصل کریں یہاں جو جتنے ملازمین تھے سر ہمارا جو سینئر منسٹر ہے وہاں وہ تقریر میں کہتے تھے کہ اس سال اتنی ملازمتیں ہیں۔

جناب اسپیکر آپ قرارداد کے متعلق بولیں۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ سر مسئلہ تو بیروزگاری کا ہے سارے نوجوان جو بیٹھے ہیں سارے بیروزگار ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم میں یہ صلاحیتیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے ہمارا حق آئینی ہے اس کو ہم چھین کرلائیں بلوچستان کے لیے اچھا ہے دوسری یہ کہ یہاں کے جتنے ملازمتیں ڈیڑھ کروڑ روپے دے دیا ہے آپ کو۔ بی اینڈ آر ڈیپارٹمنٹ میں لوگوں کو کھلی بھرتی کرلیں لیکن آپ کا منسٹر پوسٹیں ریلیز نہیں کررہا ہے یہاں پے لوگوں کو کہتے ہیں کہ ۶۰۰ چھ سو اسامیاں ایجوکیشن کے ہیں لیکن یہاں ایک چیز دیکھائی نہیں دے رہا ہے یہاں ایک کمیٹی انہوں نے تشکیل دی ہے آپ کے سرابرہی میں کہ یہاں جتنے پوسٹیں ہیں بیروزگاروں کو آپ لوگ اکاموڈیٹ کریں نہ ان پر عمل درآمد ہوا اور ہم لوگ ہروقت قراردادیں پیش کرتے ہیں اور وہاں پنجاب سے ہم لوگ کچھ نہیں لاسکتے اور مولوی امیر زمان صاحب نے اپنے علاقے کے تین سو آدمی بھرتی کیے ہیں پہلے تو انصاف ہونا چاہیے اس کے بعد پوسٹوں پر بات ہونا چاہیے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر صاحب (پوائنٹ آف آرڈر) بیشک میں نے تین سو یا تین سو تیس آدمی بھرتی کیے ہیں اگر کچکول علی صاحب نے یہ ثابت کردیا کہ میں نے اس کے ضلع میں ضلع لورالائی کا کوئی آدمی بھرتی کیا ہے میں ان کے کے سامنے اس اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوں گا چونکہ یہ ہمارے جماعت کی پالیسی نہیں ہے یہ ہمارے ضمیر کی پالیسی نہیں ہے اور نہ یہ ہمارے اصولوں کی پالیسی ہے بلکہ ہر ضلع میں اسی ضلع کا آدمی بیشک میں نے بھرتی کیا ہے لیکن صرف کچکول علی صاحب رہ گئے ان کا چونکہ اسمبلی میں بھرتی ہے روزگار موجود ہیں اس لیے میں نے اس کو بھرتی نہیں کیا لیکن ان کے لوگوں کو میں نے بھرتی کیا ہے۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ آپ تو یہ کہہ رہے ہیں اور آپ نے اس دفعہ کہا تھا کہ ورلڈ بینک کے کام ہورہے ہیں پنجگور میں جناب اسپیکر اس نے کہا تھا کہ میں نے اپنے علاقے کے آدمی اس کے علاقے میں بھرتی نہیں کیے ہیں ابھی اس کا نام بتادوں گا عمر نام کا ایک لڑکا ہے اس کو گوکدر میں لگادیا لیکن اس نے کہا کہ میں نے گوکدر کا آدمی لگایا ہے اور تین سو سات آدمیوں میں سے اس نے مکران میں سے صرف سات آدمی لیے ہیں باقی سارے اس نے اپنے علاقے کے لگائے ہیں کیا یہ انصاف ہے ہم کہتے ہیں کہ جتنے آسامیاں انہیں بالکل ڈسٹرکٹ وائز یا پاپولیشن کے تحت آپ لوگ ایک منصفانہ فیصلہ کرلیں انصاف کرنے والے آپ لوگ ہوں گے ہم لوگ آپ لوگوں کے ہاتھوں سے اتنے بے انصافیوں کے وہ ہورہے ہیں میرے خیال میں کسی اور پارٹی نے میرے

ساتھ ناانصافی نہیں کی ہے واٹر سپلائی آپ لوگ کاٹ رہے ہیں ملازمتیں آپ لوگ لے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر آپ بالکل موضوع سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں اس پر میرے خیال رائے لی جائے اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جان جمالی صاحب کی قرارداد ہے چونکہ وہ خود نہیں اس لیے اگلی قراداد (۲) مولوی امیرزمان صاحب کی ہے۔

مولانا امیرزمان جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کے اکثر باغات مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے غریب زمیندار اور کاشت کاران شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں۔ لہٰذا ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کو فوری طور پر آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور غریب کاشت کاروں کی مالی امداد کی جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کے اکثر باغات مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے غریب زمیندار اور کاشت کاران شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں۔ لہٰذا ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کو فوری طور پر آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور غریب کاشت کاروں کی مالی امداد کی جائے۔

سردار محمد طاہر خان لونی جناب اسپیکر! ہماری پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی ہم تائید کرتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد صرف ضلع لورالائی یا موسیٰ خیل تک نہیں ہونی چاہیے بلکہ بلوچستان میں کہیں بھی جہاں بارشیں ہوئی ہے یا موجودہ جہاں بھی نقصانات ہوئے ہیں ژالہ باری سے ان سب علاقوں کو آفت زدہ قرار دینا چاہیے۔

جناب اسپیکر اس وقت تو اس علاقے کے متعلق قرارداد ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) ضلع ژوب میں بھی بارشیں ہوئی ہیں ضلع پشین میں ہوئی ہیں اور علاقوں میں بھی بارشیں ہوئی ہیں لہٰذا جہاں بھی بارش ہوئی ہیں صرف لورالائی یا موسیٰ خیل کی حد تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ جہاں بھی بارشیں ہوئی ہیں۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر مولانا امیرزمان صاحب سرور خان صاحب کو بات مکمل ہونے دیں آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ جہاں بھی بارشیں ہوئی ہیں ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر جی خان صاحب آپ کچھ فرمائیں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب یہ نقصانات حال ہی میں ہوئے ہیں ہمیں تو حیرت اس بات کی ہے اگر ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں لورالائی ضلع کے متعلق لورالائی کے ساتھ ہی ژوب میں حالیہ سیلابوں سے وہاں بڑی تباہی ہوئی ہے نقصانات ہوئے ہیں میرے خیال میں مولانا صاحب جب یہ قرارداد اسمبلی میں لا رہے تھے ان کو یہ بھی سوچنا چاہیے تھا کہ ان کے ساتھ ہی ژوب کا ضلع ہے وہاں بھی اس سے زیادہ نقصانات ہوئے ہیں انہوں نے اس قرارداد میں اس جگہ کو کیوں شامل نہیں کی اور اس سے پہلے زیارت میں ژالہ باری ہوئی ہے جو تباہی وہاں پر ہوئی ہے وہ ان پرسیڈنڈ (Unprecedented) ہے بلوچستان کے تاریخ میں ہمیں تو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ وہاں کے لیے کیا انتظامات کیے گئے ہیں جیسے کہ سرور خان صاحب نے کہا پشین میں بھی اسی قسم کے نقصانات ہوئے ہیں میرا تو یہ خیال ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ کو ٹریژری بینچز کو اس پر سنجیدگی سے سوچنا چاہیے بلکہ سارے بلوچستان کے جن جن علاقوں میں جہاں جہاں بھی نقصانات ہوئے ہیں مختلف قسم کے ان سب کے ازالے کے لیے ایک مکمل پروگرام لانا چاہیے ٹریژری بینچز کا تو یہ کام تو نہیں ہے کہ وہ اپنے ایک حلقے کا نام لیں کہ وہاں پر نقصان ہوا ہے یہ نقصانات ہر جگہ ہوئے ہیں جیسے کہ سرور خان نے کہا ہے میں اس کی پر زور حمایت کرتا ہوں کہ اس کے لیے ٹریژری بینچز سے ایک جامع پروگرام سارے بلوچستان کے لیے سوچنا چاہیے اور پھر یہ سوچنا چاہیے کہ یہ فنڈز کہاں سے آئیں گے ان ہی کا ازالہ ہونا چاہیے کیا ہم سب اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ بلوچستان میں جہاں جہاں بھی جو نقصانات ہوئے ہیں ان سب کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں کس طریقے سے کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے فنڈز کہاں ہے یہ تو ٹریژری بینچز کو معلوم ہونا چاہیے تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا اپنے ساتھیوں سے بلکہ سب ایوان سے بلکہ ساری سچویشن (Situation) لینی چاہیے سارے بلوچستان کی جہاں جہاں بھی جس جس علاقے میں نقصانات ہوئے ہیں اس کے لیے ایک جامع اور پیکج ڈیل (Deal Package) لینا چاہیے تاکہ ان سب کا ازالہ ہو سکے یہ میری ریکویسٹ ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) اسپیکر صاحب جس طرح حمید خان اچکزئی صاحب نے فرمایا میں اس کی بالکل حمایت کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں اس کو واپس کیا جائے دوبارہ ترمیم کے ساتھ ہاؤس میں پیش کریں۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب آپ سے غالباً" جعفر خان صاحب پہلے پوائنٹ پر اٹھے تھے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) اس سے پہلے میں اٹھا تھا پھر اسلم بزنجو صاحب۔

جناب اسپیکر نہیں غالباً" امیر زمان صاحب آپ سے پہلے تھے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر صاحب اس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ ترمیم شامل کی جائے کہ بلوچستان صوبے میں جہاں جہاں نقصانات ہوئے ہیں ابھی یا پچھلے بارشوں سے یا سیلابوں سے ان سب کا ازالہ کیا جائے اس وقت میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ پچھلے دنوں جو ژوب میں بارشیں ہوئی ہیں اس میں کروڑوں روپے کے نقصانات ہوئے ہیں کم از کم کوئی سو مکان تو میں نے خود دیکھے ہیں جو گر گئے تھے جو ٹوٹ گئے تھے جو بہے گئے تھے ان کو بھی شامل کیے جائیں یا تو اس کو واپس کر کے دوبارہ پیش کیا جائے سب نقصانات کے لیے کیونکہ مولانا صاحب کہ اپنی یہ رائے ہے کہ ہماری پارٹی کا یہ اصول ہے کہ ہم پورے بلوچستان کے لیے بلکہ پورے پاکستان کے لیے سوچتے ہیں تو ہم بھی اس نظریے کے مالک ہیں میں بھی یہ کہتا ہوں کہ بھئی اس کو پورے بلوچستان تک ایکسٹینڈ کیا جائے جہاں جہاں نقصانات ہوئے ہیں خصوصی طور پر ضلع ژوب کا جو حالیہ فلڈ (Flood) آئے ہیں وہ میرے خیال میں ہمارے یادداشت کے مطابق پچھلے تیس چالیس سال میں اتنے فلڈز (Floods) وہاں نہیں آئے ہیں جس میں کروڑوں روپے گورنمنٹ کے تصدیق شدہ نقصانات ہیں کمشنر نے ریونیو والوں نے ڈی سی نے یا دوسرے چیئرمینوں نے اس کی تائید کی ہے اسٹیٹمینٹس (Statements) بنائے ہیں میں اس کی حمایت کروں گا اس صورت میں کہ اس میں ترمیم پیش کی جائے کہ پورے بلوچستان کے لیے اس کو ایکسٹینڈ (Extend) کیا جائے خصوصی طور پر ژوب بھی شامل کیا جائے۔

مولانا عبدالباری (وزیر) اس قرارداد میں جناب اسپیکر صاحب۔ اس قرارداد میں اگر دو ترمیم ہو جائے واپس کرنے کی بجائے آپ منظور کرلیں ایک ترمیم یہ ہے کہ لورالائی کے بجائے سارے بلوچستان کو شامل کریں دوسری بات یہ ہے کہ صوبائی حکومت کی بجائے مرکزی حکومت سے آپ سفارش کریں کیونکہ وہاں سے پچھلے سال بھی کچھ پیسے دیے تھے یہاں بارشوں وغیرہ سے جو مکانات گر گئے تھے تو اسی دو ترمیم کے ساتھ اسے منظور کریں۔

میر باز محمد خان کھیتران پورے بلوچستان میں جہاں بارشیں نہیں ہوئی ہیں یا جہاں نقصانات نہیں ہوئے ہیں اس طرح شاید اس پر عمل نہ ہو ویسے اگر اس میں ژوب ڈویژن کو مکمل شامل کرکے اسی طرح سے پاس کروایا جائے کیونکہ ژوب ڈویژن کا اولڈ پروسیس (Old Proces) جو لورالائی ڈسٹرکٹ تھا اس کے دو ڈسٹرکٹ بنے ہیں اس میں مولانا صاحب کے ہم بھی ہمسایہ ہیں شاید وہ بھول گئے ہیں میں ان کو یاد نہیں رہا ہوں اگر ایمینڈمنٹ (Amendment) کرکے دوبارہ اس کو لایا جائے زیادہ بہتر ہوگا ورنہ اس کو لورالائی موسیٰ خیل کے بجائے ژوب ڈویژن کو اگر شامل کیا جائے اس بارشوں سے وہاں لوگوں کے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں جس میں بارکھان ہے۔ ژوب ہے کوہلو ہے کوہلو بھی سر ہمارے علاقے میں افیکٹ (Effect) ہوا ہے اس کو اگر اسی طرح سے لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب

مولوی نیاز محمد دو تانی (وزیر) یہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے پہلے اعلان کیا تھا۔ زیارت میں جو ژالہ باری ہوئی تھی اور لورالائی کے علاقے میں جو ژالہ باری ہوئی تھی اخبار میں بھی آیا تھا کہ ان دو علاقوں کو انہوں نے آفت زدہ قرار کرکے ان کی امداد کے لیے کچھ اعلان بھی کیا تھا تو میں نہیں سمجھتا ابھی اگر اس پر اعتبار ہے تو پھر قرارداد یہاں منظور کرنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں اگر اس کا اعتبار نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے یہاں قرارداد پیش کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر جی محمد شاہ مردانزئی صاحب۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب اس قرارداد میں میری تجویز ہے کہ قرارداد سیلاب زدہ علاقے کے لیے تھا یہ پراجیکٹ پہلے بنے تھے موسیٰ خیل اور بارکھان کا کڑ خراسان گورنمنٹ کے پاس پیسے نہیں تھے اس کا جو ریلیف فنڈ ہوتا ہے وفاقی گورنمنٹ سے آتی ہے اس میں ترمیم کی جائے کہ وفاقی گورنمنٹ جیسے پچھلے سال سات آٹھ کروڑ دیے تھے اس سال بھی دس پندرہ کروڑ دیے دیں۔ جس جگہ میں بارش ہوئی ہیں جس جگہ میں نقصانات ہوئے ہیں اسی کمشنر سے رپورٹ منگوا کر کے اس علاقوں کو دیا جائے یہ میری تجویز ہے۔

جناب اسپیکر جناب حسین اشرف صاحب حمید خان صاحب کے بعد پھر آپ بولیے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب بات دراصل یہ ہے کہ اس پر ہم جتنا بھی بحث کریں اور جتنا بھی وہ کریں گے بات یہاں ٹھہر گئی کہ بلوچستان گورنمنٹ کے پاس اس مقصد کے لیے فنڈ نہیں ہے تو میری یہ تجویز ہوگی کہ قرارداد میں اس پوائنٹ کو کور (Cover) کیا جائے جیسے ساتھیوں نے بھی تجویز کیا تھا میری تجویز یہ تھی کہ سارے بلوچستان میں جہاں جہاں نقصانات ہوئے ہیں اس کی اسٹاک آف سچویشن (Situation (Stock of لے کر کے جامع پیکج (Package) بنا کر کے فیڈرل گورنمنٹ میں اگر ممکن ہوسکے جو ابھی ہمارے اسمبلی کے ممبران صاحبان اسلام آباد جا رہے ہیں وزیراعظم صاحب سے مل رہے ہیں تو اس کے لیے ایک جامع فنڈ کا مطالبہ کیا جائے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ بلوچستان میں اس نوعیت کے نقصانات ہوئے ہیں فلڈ (Flood) ہوئے ہیں ژالہ باری سے بارشوں سے ان سب کا اسٹاک آف سچویشن (Stock of Situation) لے کر جامع پروگرام بنا کر میرے خیال میں جلدی اس مسئلے کا حل نکل سکتا ہے اگر اس مسئلے کو وزیراعظم صاحب کے سامنے اسلام آباد میں رکھے اور ان سے ان سب چیزوں کے لیے ایک ہی فنڈز کا مطالبہ کریں کیونکہ یہ یقینی بات ہے بلوچستان گورنمنٹ تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہے ہم کہاں کہاں دیں گے زیارت میں انہوں نے وعدے کیے ہیں دوسری جگہوں میں انہوں نے وعدے کیے ہیں مگر ان کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا ہے اور نتیجہ اس لیے نہیں نکل سکتا کہ بلوچستان گورنمنٹ کے پاس اس مقصد کے لیے فنڈز نہیں ہے تو ہمیں ٹریژری بینچوں کو ایک جامع پروگرام بنا کر وزیراعظم اور فیڈرل گورنمنٹ سے پیسوں کا اور فنڈز کا ایک مثبت ایک مطالبہ کرنا چاہیے اور اس میں سب کا ازالہ کیا جائے۔

مسٹر حسین اشرف (وزیر) جناب اسپیکر صاحب ہم اس قرارداد کے حق میں ضرور ہیں لیکن جس طرح کے سرور خان کاکڑ اور مندوخیل صاحب نے کہا کہ بلوچستان کے اور علاقے بھی ہیں اس طرح میں کہتا ہوں کہ توشکی' دالبندین اور اسی طرح حب کے علاقے میں بھی اسی بارشیوں سے نقصانات ہوئے ہیں لہذا بلوچستان کے تمام حصوں کو شامل کیا جائے۔

میر ظہور حسین کھوسہ میں حمایت کرتا ہوں سارے بلوچستان میں جو تباہی ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ نصیرآباد ڈویژن میں اور سبی ڈویژن میں بھی برسات نے تباہی پھیلائی ہے مکانات گر گئے ہیں کافی نقصانات ہوئے ہیں تو قرارداد میں نصیرآباد ڈویژن اور سبی ڈویژن کو بھی شامل کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں یقیناً" سارے بلوچستان میں

جیسے دوسرے ساتھیوں نے فرمایا سیلاب سے نقصان از نقصانات ہوئے ہیں ژوب چاغی اور سبی اور دیگر علاقوں میں جہاں بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے چونکہ اس وقت اسمبلی کی میز پر صرف میری قرارداد ہے اگر ساتھی چاہتے ہیں کہ سارے بلوچستان کی بات ہو تو وہ اپنی علیحدہ قرارداد لاسکتے ہیں بلوچستان کے بارے میں انشاءاللہ ہمارے جتنے دوسرے ساتھی ہیں یقیناً" ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ بعض علاقوں میں وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی امداد بھی دی ہے ہمارے علاقے میں ایسا فلڈ آیا تھا میں نے خود دیکھا تھا کہ وہاں باغات کی جو حالت تھی آپ یقین کریں میں بذات خود وہاں موجود تھا جب ژالہ باری ہوئی تو سارے سیب روڈ پر گر گئے اور درخت پر کوئی سیب بھی نہ رہا للذا میں اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ فی الحال میری اس قرارداد کو جو اسمبلی کے سامنے موجود ہے آپ اس کی حمایت کریں باقی رہا بلوچستان کا مسئلہ تو میں اس کی بھی حمایت کرتا ہوں تاہم میری یہ گزارش ہے کہ سارے بلوچستان کے لیے وہ ایک اور قرارداد لے آئیں۔

جناب اسپیکر اصل میں یہ ہونا چاہیے تھا۔ "حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کے اکثر باغات مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے غریب زمین دار اور کاشت کاران شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں للذا ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کو فوری طور پر آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور غریب کاشت کاروں کی مالی امداد کی جائے۔" یہ قرارداد آپ کے سامنے پچھلے دو دنوں سے آئی ہوئی ہے اور کسی معزز رکن نے اس سلسلے میں کوئی ترمیم کس علاقے تک ایکسٹینڈ کرنے کے لیے نہیں پیش کی گئی اس وقت پیچیدگی یہ ہے کہ آیا وہ کون کون سے علاقے ہیں جنہیں اس قرارداد کا حصہ بنایا جائے اب یہ ہو سکتا ہے کہ اس قرارداد پر آپ سے رائے لی جائے۔ یعنی باقی علاقے ژوب۔ چاغی۔ حب۔ نصیر آباد اور سبی' نوشکی وغیرہ (مداخلت)

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) جناب والا۔ اس قرارداد میں ترمیم کرکے اس کو ریلیف فنڈ کا نام دے دیں۔ اس میں سارا بلوچستان آجائے گا۔ جہاں جہاں بھی نقصانات ہوئے ہیں (مداخلت) حکومت بلوچستان کے پاس پیسے نہیں تھے ایسے علاقے بھی ہیں (مداخلت) للذا آپ ترمیمی قرارداد کے ذریعے سفارش کریں کہ وفاقی گورنمنٹ صوبائی حکومت کو ریلیف فنڈ دے تو وہ وہاں پر بلوچستان کے لیے فنڈ دے دیں گے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) میں سمجھتا ہوں کہ سب کی یہی رائے تھی کہ سارے بلوچستان میں جو نقصان ہوا ہے ان کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب اسپیکر ہر دفعہ ایوان میں قرارداد پیش ہوتی ہے اس سے پہلے بھی ہم کہہ چکے ہیں یہاں پر جو قرارداد آئے وہ آئین کی رو سے ویلڈ ہو اور سات دن پہلے اراکین کو اس کی کاپی ملنی چاہیے لیکن کسی رکن کو اس کی کاپی نہیں ملی ہے اگر سات دن پہلے اس قرارداد کی کاپی مل جاتی تو شاید ہر ممبر ترمیم پیش کر سکتا تھا لیکن یہاں یہ ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر ویسے ترمیم سات دن پہلے نہیں بلکہ طریقہ کار کے تحت دو دن پہلے دینی چاہیے۔ وہ الگ بات ہے کہ آپ اپنی اس کارروائی کو نہ اپنائیں اس میں تو نہ کسی کا قصور ہے۔ معزز اراکین! آپ کے سامنے یہ قرارداد ۳۰ تاریخ کو آئی ہے ہم چاہتے ہیں کہ (مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایوان کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اس میں ترمیم کی جائے اور ایک قرارداد کے تحت سارے بلوچستان کے علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے میری رائے تو یہ ہے کہ اس کو موڈیفائی (Modify) کر کے ایک نئی شکل میں لانا چاہیے۔

جناب اسپیکر پہلے تو میں اس میں یہ تجویز دوں گا کہ اس میں یہ ترمیم لائی جائے کہ اس میں صوبائی حکومت کی بجائے مرکزی حکومت کا نام آجائے تو کیسے رہے گا؟ یعنی "لہٰذا ایسے تمام اضلاع" کے بعد صوبائی حکومت کی بجائے مرکزی حکومت کا نام آجائے۔ اب اس قرارداد کو اس شکل میں پیش کرنا ہے۔ اس کی یہ شکل بنتی ہے۔

"یہ ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور شدید ژالہ باری کی وجہ سے ضلع لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل کے اکثر باغات مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے غریب زمیندار اور کاشت کار نان شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں لہٰذا ایسے تمام اضلاع کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور غریب کاشت کاروں کی مالی امداد کی جائے۔"

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ آیا ترمیم شدہ قرارداد آپ کو منتظور رہے؟"

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر۔ اس میں لورالائی کے علاوہ میرے خیال میں یہ متن ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ لورالائی کے الفاظ میرے خیال میں نکال کر اس میں بلوچستان کے مختلف اضلاع کے الفاظ ڈال دیے جائیں۔ اس میں صرف لورالائی کو مینشن (Mention) کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی لیکن عذاب تو لورالائی پر آیا ہے۔ آپ کو کس نے منع کیا تھا۔ قرارداد

لانے سے۔ بہرحال اس میں لورالائی اور موسیٰ خیل کا نام ہوگا۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس میں بلوچستان کی بات بھی آجاتی ہے اور قرارداد کی اصل شکل بھی آجاتی ہے تو یہ صورت حال بہتر رہے گی۔

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر۵ ترمیم شدہ شکل میں منظور کی جائے؟

(قرارداد ترمیم شدہ صورت میں منظور کی گئی)

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر اب سوالات ہوں گے۔ چونکہ جعفرخان مندوخیل اور ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب وقفہ سوالات کے دوران تشریف نہیں رکھتے تھے لہٰذا اب سوالات و جوابات ہوں گے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر میری ایک تحریک استحقاق بھی تھی۔

جناب اسپیکر اس وقت یعنی تحریک استحقاق کے وقت بھی آپ موجود نہیں تھے۔ آپ کا سوال نمبر۵۴ ہے۔ اپنا سوال نمبر پکاریں۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر۔ بات یہ ہے کہ اگر کوئی ممبر وقفہ سوالات میں موجود نہ ہو تو کیا دیگر کارروائی کے بعد سوال پوچھ سکتا ہے؟

جناب اسپیکر دراصل اس دوران دونوں یعنی منسٹر صاحب اور ممبر صاحب ایوان میں نہیں تھے چونکہ اب سوالات ہیں (مداخلت)

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) مگر یہاں تو اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے ان پر عمل ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر سوالات کے وقفہ کے دوران رخصت کی درخواستیں اور دیگر کارروائی نمٹادی گئی تھی۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب اسپیکر۔ ہم نے تو سوالات کے وقت سوال نمبر پکارے لیکن منسٹر صاحب نہیں تھے ہم تو موجود تھے۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ قواعد کے مطابق سوالات کے لیے ایک گھنٹہ ہوتا ہے البتہ اسپیکر اپنی صوابدید پر دس پندرہ منٹ زیادہ دے سکتا ہے۔

کیا اب سوالات پوچھنا اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہے؟

جناب اسپیکر خان صاحب اگر قواعد و ضوابط کی بات ہے تو اسمبلی کا کارروائی ٹھیک ساڑھے دس بجے شروع ہو جانا چاہیے لیکن آپ لوگ تو ساڑھے گیارہ بجے آتے ہیں تو ہم صرف پروگرام کو اکاموڈیٹ کرنے کے لیے آپ کو یہ وقت دیتے ہیں ایجنڈا نمٹانے کے لیے یہ وقت دے رہے ہیں۔ ہونا تو دراصل یہ چاہیے کہ خصوصاً منسٹر صاحبان اور ٹریژری بینچز والے حضرات وقت پر آئیں لیکن اس کے باوجود سوال بھی آپ ہی کرتے ہیں ہم تو ان کو اکاموڈیٹ (Accommodate) کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر۔ اگر مہربانی کر کے میری تحریک استحقاق کو بھی آج بھی اکاموڈیٹ کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی ہاں۔ پہلے سوالات کریں۔

X۵۴۳ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر ۴ میں سول ورکس ڈائریکٹریٹ (تھرڈ ایجوکیشن) نے گورنمنٹ مڈل اسکول جو ۱۳ کمروں پر مشتمل ہے۔ ایک عمارت بنائی ہے جس میں گزشتہ سال سی جی ایس (C.G.S) کالونی کے بچوں کو بغرض تعلیم مذکورہ اسکول میں شفٹ کیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ سال سے مذکورہ اسکول میں جماعت ششم تک کے بچوں کو صرف ایک استاد پڑھا رہا ہے۔ نیز تدریسی اسٹاف کی کمی کے علاوہ مذکورہ اسکول میں مالی چوکیدار' خاکروب' فرنیچر اور دیگر اشیاء کی بھی نایابی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے اس اسکول کے لیے اسٹاف مہیا کرنے اور دیگر ضروری اشیاء کے لیے رقم مختص کی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) (الف) یہ درست ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر ۴ میں سول ورکس ڈائریکٹوریٹ (تھرڈ ایجوکیشن) نے گورنمنٹ مڈل اسکول کے لیے ۱۳ کمروں پر مشتمل ایک عمارت تعمیر کی ہے جس میں گزشتہ سال سی جی ایس کالونی کے بچوں کو عمارت نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

(ب) مذکورہ اسکول میں جماعت پنجم تک کے بچوں کے لیے ایک استاد ہے جماعت ششم فی الحال شروع نہیں

کی گئی ہے امسال مزید ایک جے وی استاد عارضی طور پر مہیا کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں عارضی طور پر ایک چوکیدار بھی مہیا کیا گیا ہے۔ مذکورہ اسکول کے لیے تاحال اسٹاف و فرنیچر وغیرہ منظور نہیں ہوا ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم بلوچستان نے اسٹاف اور فرنیچر کی منظوری کے لیے محکمہ مالیات کو دو مرتبہ SNE ارسال کیا لیکن تا حال منظوری نہیں آئی۔ جونہی محکمہ مالیات سے SNE ۹۳-۱۹۹۲ء کی منظوری موصول ہوگی مطلوبہ اسٹاف و فرنیچر ترجیحی بنیادوں پر فراہم کردیئے جائیں گے۔

X۵۶۳ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک نمبر ۳ میں سول ورکس ڈائریکٹریٹ نے ایک عمارت برائے گرلز کالج تعمیر کی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کو اب تک اسٹاف فرنیچر لیبارٹری کا سامان اور دیگر ضروری اشیا فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت مذکورہ کالج کے لیے اسٹاف لیبارٹری کا سامان اور دیگر اشیا کے لیے رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جزوی طور پر یہ درست ہے لیبارٹری کا سامان اور فرنیچر خرید لیا گیا ہے۔ تدریسی عملہ کی بھرتی بذریعہ پبلک سروس کمیشن ہوتی ہے۔ ابھی تک مطلوبہ تعداد میں خواتین لیکچراروں کا انتخاب عمل میں نہیں آیا۔

(ج) فرنیچر اور سائنس کا سامان خریدا جا چکا ہے۔ تدریسی عملہ کا انتخاب بذریعہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن مکمل ہونے تک موجودہ خواتین اساتذہ کے ذریعے کالج کو نئے تعلیمی سیشن ۹۳-۱۹۹۲ء سے (جو کہ میٹرک کے نتائج کے اعلان کے بعد شروع ہوگا) عملی شکل دے دی جائے گی اور جن مضامین میں خواتین اساتذہ کی کمی ہوگی۔ وہاں موجودہ مرد اساتذہ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر! ۵۶۲ سوال کو پڑھا ہوا تصور کرکے میرا ایک ضمنی سوال۔ بلاک نمبر ۴ میں یہ اسکول ہے جس پر تقریباً" پینتیس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ تھرڈ ایجوکیشن والوں نے اسے مڈل اسکول کی سطح پر بنایا تھا۔ اس میں ایک پرائمری اسکول شفٹ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک پرائمری ٹیچر ہے اور اب

چھٹی کلاس شروع کی گئی ہے اب ایڈھاک ٹیچر کوئی مقرر کیا ہے اس اسکول کا چوکیدار ابھی تک ہے نہیں اس وجہ سے اس کا کچھ سامان بھی چوری ہوگیا ہے۔ جس کے لیے لوگ بڑے پریشان ہیں ہم استدعا کرتے ہیں کہ آپ اس مد میں کچھ رقم دیں تاکہ جو لوگ کوئٹہ میں بارش کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ہیں اور اسکولوں میں انہیں داخلے نہیں ملتے اور یہاں پر ایک فل فلیج (FullFladge) مڈل اسکول کی عمارت ہے۔

جناب اسپیکر آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔ آپ نے تو تقریر شروع کردی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ مڈل اسکول ہے اس نے فنکشن شروع نہیں کیا۔ اس میں فرنیچر نہیں ہے استاد زمین پر بیٹھتا ہے اور چوکیدار بھی نہیں ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ کب اور کیسے اور کس طرح فنکشنگ (Functioning) بنایا جائے گا۔ ابھی تک اس اسکول پر پینتیس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ میں صرف یہ سوال کرتا ہوں؟

جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے۔ جناب ڈاکٹر صاحب اسکول ۸۹۔۱۹۹۰ء میں بنا تھا۔ واقعی اس اسکول کو کافی وقت ہو گیا ہے جبکہ ہمارے پاس بلڈنگ نہیں ہوتی ہے۔ ہم ٹیچرز ایسے ہی دے دیتے ہیں۔ مجھے پتا نہیں ہے کہ یہ کیوں فنکشن نہیں کر رہا ہے۔ اس کو یہ فنکشن کرنا چاہیے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے اس کے فرنیچر اور اسٹاف کے لیے کئی دفعہ ایس این ای بنا کر بھیجی ہے لیکن انہوں نے ابھی تک اکاموڈیٹ نہیں کیا ہے۔ اس بجٹ میں ہم انہیں اسٹاف دے دیں گے اور اسے فنکشنگ Functioning بنا دیں گے۔ جہاں تک چوکیدار کا تعلق ہے تو وہ بھی ہم نے ابھی دے دیا ہے۔ یہ چوکیدار ہم نے اڈجسمنٹ پر دیا ہے جو کہ دوسری جگہ سرپلس (Surplus) تھا۔ بہرحال یہ سوال اپنی جگہ پر وزن رکھتا ہے کہ یہ اسکول ۸۹ میں بنا اور اسے ابھی تک اسٹاف کیوں نہیں دیا گیا ہے۔ اس بارے میں اپنے محکمہ سے مزید تفصیل بھی مانگوں گا اور اس سال ہم پوسٹیں دے دیں گے اور میں یہ بھی بتلاتا چلوں کہ ہم اس کی ایس این ای پہلے بھی بھجوا چکے ہیں لیکن فنانس نے پوسٹس ریلیز نہیں کیں۔ شکریہ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو ہم وزیر تعلیم کی یقین دہانی پر اس کے لیے انتظار کر لیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی کوششوں سے اسے فنکشنگ بنائیں گے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال ۵۶۳ بھی ڈاکٹر کلیم اللہ خان کا ہے۔

جناب ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! اسے بھی پڑھا ہوا تصور کریں۔ میرا ضمنی سوال اس پر یہ ہے

کہ اس کالج پر بھی تقریباً" پچیس لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اب جبکہ بہت سی طلبہ بغیر داخلے کے پھر رہے ہیں اس کی بہت سخت ضرورت ہے۔ اس کالج کو فنکشنگ(Functioning) نہیں کیا گیا۔ اس کے اسٹاف کے لیے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پروسس(Porces) ہوگا اور اس کی بھرتی ہوگی۔ میرے خیال میں کچھ اس طرح کے مسئلے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک اس کے لیے کوئی ایڈورٹائزمنٹ کوئی تشہیر نہیں کی ہے اور یہ کالج ابھی تک اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ وزیر صاحب سے ہم اس کے متعلق یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے اس بارے میں کیا کیا ہے؟

وزیر تعلیم جناب والا! ایک یہ ہی کالج نہیں ہے تربت کالج بھی ہے اس کے علاوہ ہمارے ژوب کا گرلز کالج بھی ہے۔ ان کے لیے پوسٹیں پچھلے سال منظور ہوئی تھیں۔ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو خصوصاً" رولز کے مطابق اور اصول کے مطابق چلانا چاہتا ہوں۔ اس کی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی فل(Fill) کرنا چاہتے تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کمپیٹنٹ(Competent) اساتذہ آجائیں۔ تاکہ وہ کالج کو بھی چلا سکیں اور اپنے اسٹوڈنٹ کو بھی پڑھا سکیں۔ اس بارے میں ہم اب کیا کہہ سکتے ہیں کیونکہ ابھی تک پبلک سروس کمیشن میں ہماری بہت سی پوسٹیں پڑی ہوئی ہیں۔ شاید پبلک سروس کمیشن کا پروسیجر اتنا سست ہے اور ان کی کمپیٹنسی (Compentency) اتنی کم ہے کہ وہ اسے ابھی تک نہیں کر سکے ہیں۔ مجھے ژوب کے حوالے سے مجھے زیادہ علم ہے۔ وہ میرا اپنا ڈسٹرکٹ ہے ایک سال سے ان کے پاس اس کی پوسٹیں پڑی ہوئی ہیں نہ انہوں نے ایڈورٹائز کی ہیں اور نہ ہی فل(Fill) کی ہیں۔ کیا یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ ہم یہ کہیں کہ امیدوار نہیں ہیں بلکہ امیدوار بھی ہیں۔ اس کے لیے ہم نے متبادل تجویز یہ دی ہے اور ایک کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے۔ بلوچستان میں بے روزگار بہت ہیں۔ وزیراعلیٰ صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پر یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ ایجوکیشن میں انہیں ایڈجسٹ (Adjust) کریں گے۔ اس سے متعلق ہم نے ایک سمری موو(Summary Move) کی ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو سنیئر لوگوں پر مشتمل ہو جو انہیں ایڈھاک بنیادوں پر ان کی بھرتی کرکے پھر ان کو پبلک سروس کمیشن کے تھرو کروائے۔ اگر ہماری اس تجویز کی منظوری مل گئی تو ہم یہ اسٹاف بہت جلد مہیا کریں گے۔ اگر یہ بھرتی پبلک سروس کمیشن کے تھرو ہوگی تو اس موقع پر میں کوئی کمیٹمنٹ(Cammitment) نہیں دوں گا۔ وہ تو کمیشن والے ہی کمیٹمنٹ(Cammitment) دے سکتے ہیں کہ وہ اس کو کب فل(Fill) کریں گے۔ ہم نے تو پوسٹیں ان کے ڈسپوزل(Disposal) پر دے دی ہیں جہاں تک فرنیچر اور ایکوپمنٹ(Equipment)

کا مسئلہ ہے۔ اس کے لیے تمام سامان اور فرنیچر تیار ہے۔ وہ ہم اسے کالج کے لیے خرید سکتے ہیں۔ اگلے مارچ تک انہوں نے پوسٹیں فل (Fill) نہیں کیں تو ہم دوسرے کالجز سے ایک ایک اساتذہ لے کر اسے دے دیں گے۔ جناب والا! میں آپ کو یہ یقین دھانی کراتا ہوں کہ دیگر کالجز سے اسٹاف ویڈڈرا (Withdraw) کر کے اس کالج کو ہم چالو کریں گے۔ کوئٹہ کی اوور کراؤڈنس (Over Crawdness) کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ انشاء اللہ یہ اگلے مارچ سے شروع ہو جائے گا۔ دیگر کالجز سے بھی ایک اسٹاف لینا پڑا تو ضرور لیں گے۔ تاکہ کالج میں پڑھائی شروع ہو جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! اگر اس مسئلہ میں کوئی خاص اور موثر اور دلچسپی نہ لی جائے۔ نہیں تو یہ سلسلہ کافی لمبا ہوتا چلا جائے گا۔ اس میں صرف ہم یہ پوچھنا چاہیں گے کہ اس کا موثر طریقہ کیا ہوگا۔ کیونکہ اگلا مارچ اور پھر اس کے بعد مسئلے اس طرح ایک دو تین سالوں کے لیے یہ معاملہ ملتوی ہوتا چلا جائے گا۔ میرے خیال میں ہم انہیں ایک پرپوزل (Proposal) دے دیں کہ وہ اپنے رولز میں کچھ گنجائش کریں کہ جو انہوں نے لیکچرارز کے لیے فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن کی کنڈیشن رکھی ہے۔ کیونکہ پبلک سروس کمیشن میں جو مسئلے ہوتے ہیں وہ لمبے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ایڈھاک کی بنیادوں پر ایک کمیٹی جلد ہی بے روزگار پوسٹ گریجویٹ لوگوں کی تقرری کرے۔ ہمارے جتنے بھی کالجوں میں پوسٹیں خالی ہیں ان کے لیے منتخب کر لے۔ ویسے بھی ہمارے پاس بے روزگار سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس پوسٹیں تھیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں لیکن یہ مسئلہ حل نہیں ہو رہا ہے کبھی کیا اور کبھی کیا۔ تو لہذا کوئی ایسا طریقہ کیوں نہیں نکالا جاتا کہ ایڈھاک کی بنیادوں پر تقرریاں کرلی جائیں۔ جس طرح پہلے ہم نے کمیٹی بنائی تھی اور بدقسمتی سے اسپیکر صاحب اس کمیٹی سے ویڈڈرا (Withdraw) ہو گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ کمیٹی آگے کی طرف نہیں جا رہی تھی۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب والا! میں نے پہلے ہی یہ اپنے سوال کے جواب میں بتا دیا ہے کہ ہم نے اس کے متعلق ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھیجی ہے جس میں سینئر پروفیسر ڈاکٹرز کی ایک بڑی جامع کمیٹی بنائی گئی ہے۔ ایک دفعہ تو اس سمری کو ایس اینڈ جی اے ڈی نے ٹرن ڈاؤن (Turndown) (رد) کر دیا کہ تھرو پراپر چینل بھرتی ہونی چاہیے ہم نے بھی اس سے اگری کیا کہ بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جائے لیکن ہم نے خود دیکھا ہے کہ ہماری جو پوسٹیں تھیں وہ اب تک دس فی صد بھی بھرتی نہیں ہوئی۔ پتا نہیں ان کا طریق کار لمبا یا مشکل ہے اس وجہ سے ہم نے دوبارہ سمری بھیجی ہے جس میں ہم نے بڑے قابل اور تجربہ کار سینئر لوگ

رکھے ہیں جو بھرتی کے لیے امتحان ٹیسٹ انٹرویوز لے سکیں گے اور وہ کوالیفائیڈ لوگوں کو بھرتی کر سکیں گے اس قسم کی سمری اب دوبارہ پھر بھیجی ہے امید ہے اس دفعہ اس ٹرن ڈاؤن (Turndown) نہیں کیا جائے گا اور اگر یہ سمری وزیر اعلیٰ صاحب سے منظور ہو گئی ہم جلدی بھرتی کریں گے نہ صرف کوئٹہ کے اس کالج کے لیے بلکہ بلوچستان کے تمام اسکول اور کالجز کے لیے بھرتی کریں گے ہمارے پاس چار سے زیادہ پوسٹ ہوں گے اور ہم ان کو پر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال

X۵۶۶ مسٹر عبدالقہار خان کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۸ء میں صوبہ کے تمام اضلاع کے ڈی ای او صاحبان کی طرح ضلع پنجگور کے ڈی ای او (سید محمد صلاح الدین) کو کم بجٹ الاٹ ہوا تھا۔ لہٰذا سرکاری فرائض کی انجام دہی کے لیے مختلف امور پر موصوف کو ذاتی طور پر مبلغ اٹھائیس ہزار روپے خرچ کرنے پڑے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خزانہ سے اپنے مذکورہ بالا بلات برآمد کرنے سے قبل موصوف کو ڈیلی گرافیکلی فوری طور پر کوئٹہ تبدیل کر دیا تھا۔ جس سے ان کی حق تلفی ہوئی تھی۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد اپیل کے باوجود موصوف کو مذکورہ بالا رقم تا حال وصول نہیں ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر تعلیم (الف) ۱۔ محکمہ تعلیم کے ماتحت اداروں کو حکومت (محکمہ مالیات) سے موصول شدہ بجٹ تقسیم ہوتا ہے۔ منظور شدہ بجٹ سے زیادہ محکمہ ھذا کوئی بجٹ جاری نہیں کر سکتا ہے۔

۲۔ کیونکہ مذکورہ آفیسر نے بجٹ کی غیر موجودگی میں اضافہ رقم خرچ کی ہے۔ لہٰذا یہ حکومت کی ذمے داری نہیں کہ بجٹ سے زائد رقم ادا کرے۔ یہ کارروائی مالیاتی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

(ب) مذکورہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر پنجگور کا تبادلہ شکایت کی بناء پر محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان نے کیا تھا۔ اس سے موصوف کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی۔

(ج) کیونکہ آفیسر مذکورہ نے اخراجات مقررہ بجٹ سے زائد کیے ہیں لہٰذا محکمہ تعلیم ان اخراجات کی ادائیگی کا ذمے دار نہیں۔

جناب اسپیکر کوئی ضمنی سوال نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر اب اجلاس کی کارروائی ۴۔ اگست ۱۹۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بج کر پچاس منٹ مورخہ ۴ اگست ۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی ہوگیا۔